جمع وترتیب: مختار احمد محمدی مدنی

جن جانوروں کے حلال یا حرام ہونے کی دلیل کتاب وسنت میں بصراحت موجود ہے وہ درج ذیل ہیں:

حلال جانور:

۱-۴/ بہیمۃ الأنعام: مویشی چوپائے (۱/ اونٹ ۲/ گائے ۳/ بھیڑ' اور ۴/ بکرا)

ارشاد باری تعالی ہے ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُواْ أَوْفُواْ بِالْعُقُودِ أُحِلَّتْ لَكُم بَهِيمَةُ الأَنْعَامِ﴾ (سورۃ المائدۃ:۱)

یعنی: ''اے ایمان والو! عہد وپیمان پورے کرو' تمہارے لئے مویشی چوپائے حلال کئے گئے ہیں''۔

۵/ گھوڑا: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے (نهى رسول الله ﷺ يوم خيبر عن لحوم الحمر ' ورخص في لحوم الخيل (صحیح بخاری)

ترجمہ: ''نبی اکرم ﷺ نے خیبر کے دن گھریلو گدھے سے منع فرمایا' اور گھوڑوں کے گوشت کھانے کی رخصت دی۔ (صحیح بخاری)

أسماء رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں (نحرنا فرسا على عهد رسول الله فأكلناه. (بخاری ومسلم)

ترجمہ: ''ہم نے نبی اکرم ﷺ کے زمانے میں گھوڑا ذبح کیا اور کھایا''۔

۶/ خرگوش: انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں (أنفجنا أرنبا بمر الظهران ' فأخذتها فجئت بها الى أبي طلحة ' فذبحها فبعث بوركيها أو قال بفخذيها ' الى النبي ﷺ فقبلها (متفق عليه)

ترجمہ: ''ہم سب نے مرالظہران میں ایک خرگوش کو دوڑایا' میں نے اسے پکڑ لیا اور اسے لے کر ابوطلحہ کے پاس آیا' انہوں نے اسے ذبح کیا اور اس کی دونوں رانیں نبی اکرم ﷺ کے پاس بھیج دی' تو آپ نے قبول فرمالیا''۔ (بخاری ومسلم)

۷/ ٹڈی

۸/ مچھلی: نبی اکرم ﷺ کا ارشاد ہے (أحلت لنا ميتتان ' ودمان ' فأما الميتتان فالحوت والجراد ' وأما الدمان فالكبد والطحال (مسند أحمد' صحیح الجامع برقم ۲۱۰)

یعنی: ''ہمارے لئے دو مردار اور دو خون حلال کردیئے گئے ہیں' رہے دو مردار تو وہ مچھلی اور ٹڈی ہے' اور رہے دو خون تو وہ کلیجی اور تلی ہے۔

نوٹ: انہیں جانوروں کی کلیجی اور تلی حلال ہے جن کا کھانا حلال ہے' جو جانور حرام ہیں ان کی کوئی بھی چیز کھانا حلال نہیں ہے۔

۹/ زیبرا (جنگلی گدھا) جسے عربی زبان میں حمار وحشی کہا جاتا ہے۔

ابوقتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ انہوں نے زیبرا کا شکار کیا' نبی اکرم ﷺ کو اس کا ایک ٹکڑا پیش کیا' تو آپ نے تناول فرمایا' اور صحابہ سے فرمایا: وہ حلال ہے کھاؤ۔ (بخاری ومسلم)

۱۰/ مرغی: ابوموسی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: (رأيت النبي ﷺ يأكل دجاجا) (متفق عليه)

یعنی: ''میں نے نبی اکرم ﷺ کو مرغی کھاتے ہوئے دیکھا''۔ (بخاری ومسلم)

۱۱/ سانڈا: ابن عباس رضی اللہ عنہما خالد بن الولید رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ میمونہ کے گھر تشریف لے گئے' آپ ﷺ کے سامنے بھنا ہوا سانڈا پیش کیا گیا' آپ ﷺ نے اپنا ہاتھ بڑھایا کہ بعض امہات المؤمنین نے کہا: نبی اکرم ﷺ کو بتادیں کہ کس چیز کا گوشت

ہے؟ لوگوں نے کہا اے اللہ کے رسول ﷺ یہ سانڈا ہے' تو آپ ﷺ نے اپنا ہاتھ کھینچ لیا' میں نے کہا اے اللہ کے رسول ﷺ کیا یہ حرام ہے؟ تو آپ نے فرمایا: نہیں لیکن میری قوم کی زمین میں نہیں پایا جاتا ہے' اس لئے میری طبیعت نہیں چاہتی' خالد بن الولید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے اسے اپنی طرف کھینچ لیا اور اسے کھایا' آپ ﷺ دیکھ رہے تھے۔ (بخاری و مسلم)

وضاحت: ام المؤمنین میمونہ رضی اللہ عنہا' عبداللہ بن عباس اور خالد بن الولید رضی اللہ عنہما دونوں کی خالہ تھیں' یہ تین بہنیں تھیں ایک یہ خود' دوسری **لبابة الکبری** جن کی کنیت تھی ام الفضل یہ عبداللہ بن عباس کی والدہ تھیں' تیسری بہن کا نام **لبابه الصغری** تھا یہ خالد بن الولید کی والدہ تھیں۔

۱۲/ الضبع: (لکڑ بگھا) اس کے بارے میں علماء کے یہاں اختلاف ہے' احناف اسے حرام کہتے ہیں جبکہ جمہور علماء کے یہاں جائز ہے' جمہور کی دلیل یہ حدیث ہے عبدالرحمٰن بن ابی عمار کہتے ہیں میں نے جابر رضی اللہ عنہ سے ضبع (لکڑ بگھا) کے بارے میں سوال کیا کیا وہ شکار ہے؟ تو انہوں نے فرمایا ہاں' میں نے کہا: کیا میں اس کو کھاؤں؟ انہوں نے کہا: ہاں' میں نے ان سے کہا کیا اللہ کے رسول ﷺ نے کہا ہے؟ انہوں نے کہا: ہاں''۔ (**سنن ترمذی ' صححه الألبانی**)

<u>وہ جانور جن کی حرمت پر کتاب وسنت میں صراحت کے ساتھ نصوص موجود ہیں وہ درج ذیل ہیں:</u>

۱/ خنزیر (سور)

ارشاد باری تعالی ہے: ﴿**اِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنْزِيْرِ وَمَا اُهِلَّ بِهٖ لِغَيْرِ اللّٰهِ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَلَا اِثْمَ عَلَيْهِ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ**﴾ [سورۃ البقرۃ:۱۷۳]

یعنی: ''تم پر مردہ اور بہا ہوا خون اور سور کا گوشت اور ہر وہ چیز جس پر اللہ کے سوا دوسروں کا نام پکارا گیا ہو اللہ نے حرام کر دیا ہے' البتہ جو مجبور ہو جائے اور وہ خواہشمند اور زیادتی کرنے والا نہ ہو اس پر ان کے کھانے میں کوئی گناہ نہیں ہے اللہ تعالی ہی بخشنے والا مہربان ہے''۔

وضاحت! اس آیۃ میں صرف چار ایسی چیزیں بیان کی گئی ہیں جن کا کھانا حرام ہے جبکہ ان کے علاوہ بھی دین اسلام میں کئی چیزیں حرام ہیں' تو اس کا جواب یہ ہے کہ اس آیت میں جو حصر ہے وہ حصر اضافی یا حصر نسبی ہے یعنی مشرکین مکہ کے اس فعل کے ضمن اور تردید میں کہ وہ حلال جانوروں کو بھی حرام کر دیتے تھے اللہ تعالی نے فرمایا: حرام تو صرف یہ یہ ہیں' جن کو تم نے حرام کر لیا ہے وہ تو حرام نہیں ہیں' اس لئے اس آیۃ سے یہ نہیں ثابت ہوتا کہ دین اسلام میں چار ہی چیزیں حرام ہیں' خود قرآن کریم کی دیگر آیتوں میں مزید ان چیزوں کی نشاندہی کی گئی ہے جن کا کھانا حرام ہے۔

۲/ گھریلو گدھا

۳/ خچر

جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں خیبر کے دن ہم نے گھوڑے' خچر اور گدھے سب ذبح کر رکھے تھے' آپ ﷺ نے خچر اور گدھے سے منع فرمادیا' البتہ گھوڑے سے منع نہیں کیا''۔ (مسند احمد' سنن ابوداوٗد' صححہ الألبانی)

وضاحت: یہ ذہن نشین رہے کہ یہاں صرف ان جانوروں کے بارے میں گفتگو کی گئی ہے جن کی حلت یا حرمت پر قرآن کریم یا حدیث رسول ﷺ میں بصراحت نصوص موجود ہیں' ورنہ ان کے علاوہ بھی بہت سارے جانور حلال ہیں جیسے گوریا اور بطخ وغیرہ اسی طرح بہت سارے جانور حرام ہیں اور ان کا یہاں ذکر نہیں کیا گیا جیسے شیر چیتا' کتا بلی' باز وغیرہ' تو یہ سب قواعد کی رو سے حلال یا حرام ہیں کتاب وسنت میں بصراحت ان کا نام نہیں لیا گیا ہے۔ اللہ تعالی ہم سب کو دین کی صحیح سمجھ دے آمین۔